205153 ـ عمرے كى نيت سے مكہ ميں بغير احرام كے داخل ہو گيا

سوال

ميں اور ميرى بيوى نے كئى سال قبل عمره كيا تھا، اور ہم رياض كى ايک فيملى كيساتھ ان كى گاڑى ميں سوار تھے، ميرے دوست نے مجھے كہا كہ ہم مكہ ميں احرام كے بغير داخل ہونگے اور وہاں رات گزارنے كے بعد وہيں سے احرام باندھيں گے، چنانچہ ہم نے ايسا ہى كيا اور ہميں يہ معلوم نہيں تھا كہ ايسا كرنا ممنوع ہے، ہمارا وہ عمره نفلى عمره تھا، اس كے بعد ہم نے كئى بار ميقات سے احرام باندھ كر عمره كيا ہے، تو كيا ہمارے ذمہ اس عمره كى وجہ سے كوئى چيز لازم آتى ہے؟
اگر ہمارے ذمہ دم دينا ہے تو كيا كوئى ايسے خيراتى ادارے ہيں جو ہمارى طرف سے مكہ ميں دم دے ديں، كيونكہ ميں رياض ميں كام كرتا ہوں؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

آپ كے دوست نے يہ كہہ كر پہلى غلطى كى كہ آپ ميقات سے بغير احرام (نيت احرام)كے گزر سكتے ہيں، اور دوسرى غلطى اس وقت كہ آپ نے مكہ سے ہى احرام باندھ ليا؛ كيونكہ اہل مكہ اور ان كے حكم ميں آنيوالے تمام افراد عمره كرنا چاہيں تو ان كيلئے قريب ترين حدود حرم سے باہر جا كر احرام باندھنا ضرورى ہے۔

شريعت نے مكہ كى جانب عازم صفر حجاج اور معتمرين كيلئے ميقات مقرر كى ہيں، چنانچہ ان ميقات سے گزرتے ہوئے يا ان كے برابر سے گزرتے ہوئے احرام كى حالت ميں ہونا ضرورى ہے۔

جبكہ ميقات اور مكہ كے درميان والے حصہ ميں رہنے والے لوگ اپنى اپنى جگہ سے ہى احرام باندھيں گے، چنانچہ جده يا اسى طرح كى ديگر جگہيں جو ميقات اور مكہ كے درميان آتى ہيں ان كے رہائشى لوگ جب بھى عمره كرنا چاہيں تو وہ اپنى اسى جگہ سے احرام باندھيں گے جہاں سے انكى عمره كرنے كى نيت بنى ہے۔

چنانچہ ابن عباس رضى اللہ عنہما كہتے ہيں كہ:
"رسول اللہ صلى اللہ عليہ وسلم نے اہل مدينہ كيلئے ذو الحليفہ، اہل شام كيلئے جحفہ، اہل نجد كيلئے قرن المنازل، اور اہل يمن كيلئے يلملم ميقات مقرر كيا ہے، يہ جگہيں حج يا عمره كى غرض سے مقامى اور باہر سے آنيوالے لوگوں كيلئے ميقات ہے ، اور جو شخص حدود ميقات كے اندر رہے تو وہ اپنے گھر سے ہى تلبيہ كہے گا"

بخاری: (1454) اور مسلم :(1181)

اس لئے آپ کے دوست کو توبہ اور استغفار کرنی چاہیے کہ انہوں نے شریعت کے نام پر غلط شرعی حکم بیان کیا، اور جمہور علمائے کرام کے ہاں آپ سب افراد حرم میں ایک ایک بکری ذبح کریں جسے فقرائے حرام میں تقسیم کیا جائے، اور جس کے پاس اتنی استطاعت نہ ہو تو اس کیلئے توبہ ہی کافی ہے۔

دائمی فتوی کمیٹی کے علمائے کرام کا کہنا ہے کہ:
"عمرے کی نیت سے میقات سے احرام کے ساتھ گزرنا ضروری ہے، اور بغیر احرام کے میقات سے تجاوز کرنا جائز نہیں ہے، چونکہ آپ سب نے احرام نہیں باندھا تو آپ سب کو الگ الگ دم ادا کرنا ہوگا، جو کہ قربانی کے قابل ایک بکری مکہ میں ذبح کرنے کی صورت میں ہوگا، اسے مکہ کے فقراء میں تقسیم کیا جائے گا، آپ اس گوشت میں سے کچھ نہیں کھا سکتے، جبکہ احرام باندھنے کے بعد دو رکعتیں آپ نے ادا نہیں کیں اس میں کوئی حرج والی بات نہیں ہے۔" انتہی
شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز ، شیخ عبد الرزاق عفیفی، شیخ عبد اللہ بن غدیان ۔

" فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء " (11 / 176 ، 177)

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے حج یا عمرے میں کسی واجب عمل کو ترک کرنے والے کے بارے میں تفصیلی گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ:
" ہم واجب عمل ترک کرنے والے شخص کیلئے کہیں گے کہ: مکہ میں دم دو اور خود فقراء میں تقسیم کرو، یا کسی قابل اعتماد شخص یا ادارے کو نمائندہ بناؤ، اور اگر آپ کے پاس دم دینے کی استطاعت نہیں ہے تو آپ روزہ نہ رکھیں صرف توبہ ہی کریں تو کافی ہے، اس بارے میں ہماری یہی رائے ہے" انتہی
" الشرح الممتع " (7 / 441)

مکہ مکرمہ میں دم کی ادائیگی کیلئے معتمد اداروں سے رجوع کیا جاسکتا ہے۔

واللہ اعلم.